احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

فون: ۳۴۹ ایڈیٹر: نسیم سیفی رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۳/۷۸ | اتوار - ۱۴۱۳ھ - ۲۳ ہجرت ۱۳۷۲ ہش - ۲۳ مئی ۱۹۹۳ء | نمبر ۱۱۷

عمر کا بھروسہ نہیں

دیکھو عمر کا بھروسہ نہیں۔ زمانہ بڑا ہی نازک آگیا ہے۔ آپ لوگ دیکھتے ہونگے کہ ہر سال کئی دوست اور کئی دشمن، کئی عزیز اور کئی پیارے بھائی اور بہن اس دنیا سے کوچ کر جاتے ہیں۔ اور ان میں سے کوئی بھی عزیز سے عزیز اور قریبی سے قریبی رشتہ دار انسان کی مشکلات میں سہارا دینے والا نہیں ہو سکتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خدا نے وعدہ کیا ہے قولِ سدید اختیار کرنے سے وہ تمہاری اصلاح کرے گا

نکاح پر پڑھی جانے والی آیات میں گناہوں سے بخشش اور لامتناہی ترقیات کے ذرائع بیان کئے گئے ہیں

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صاحبزادی عزیزہ مکرمہ یاسمین رحمان مونا صاحبہ کے نکاح ہمراہ عزیزم مکرم کریم اسد احمد خان صاحب کے موقعہ پر دیا گیا خطبہ نکاح فرمودہ ۱۶ شہادت ۱۳۷۲ ہش (۱۶ اپریل ۱۹۹۳ء) بمقام بیت الفضل لندن

یہ پہلا خطبہ نکاح ہے جو تین مواصلاتی رابطوں کے ذریعے دنیا بھر میں براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا

(یہ خطبہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

قول سدید اختیار کرنے کی تلقین

"یہ نکاح جس کے اعلان کے لئے میں اس وقت کھڑا ہوا ہوں۔ یہ میری بیٹی (جو تیسرے نمبر کی بیٹی ہے) عزیزہ یاسمین رحمان مونا کا ہے جو عزیزم کریم اسد احمد خان ابن مکرم ڈاکٹر سعید احمد خان صاحب کے ساتھ ۱۱ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر قرار پایا ہے۔ چونکہ وقت بہت تھوڑا ہے اس لئے اس موقعہ پر نکاح کا خطبہ بہت ہی مختصر رکھنا ہوگا۔ میں سب دنیا کے احمدیوں کو صرف یہ توجہ دلاتا ہوں کہ ان آیات کا مرکزی نکتہ یہ ہے کہ اگر تم قول سدید اختیار کرو گے، ایک دوسرے سے تعلقات کے معاملات میں سچی بات ہی نہیں بلکہ صاف اور سیدھی بات کیا کرو گے تو اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ تم سے وعدہ فرماتا ہے کہ (-) تمہارے اعمال کی اصلاح ہوگی۔ میرا جماعتی نظام میں بھی وسیع تجربہ یہی ہے کہ جب بھی کسی شخص پر کوئی حرف آئے، کوئی الزام آئے یا یونہی کسی کو ملزم قرار دیا جائے تو فریقین بات پیش کرتے وقت عموماً تلبیس کے ساتھ بات پیش کرتے ہیں۔ صاف ستھری، سچی، کھری کھری بات کہنے کی بجائے اس کے اوپر کچھ نہ کچھ ملمع سازی ضرور کر دیتے ہیں اور خصوصاً وہ شخص جس پر الزام عائد ہوتا ہے وہ اصل کمزوری پر پردہ ڈالنے کی خاطر شوشے تلاش کرتا ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے کہ اصلاح کا تعلق قولِ سدید سے ہے۔ پس ایسے معاملات میں اصلاح بہت ہی مشکل ہو جاتی ہے۔ کیونکہ جب کسی کو نصیحت کی جائے تو وہ کہتا ہے کہ میں تو خراب ہوں ہی نہیں آپ کو پتہ نہیں کیوں دکھائی دے رہا ہوں۔ میرے دشمن کی آنکھ سے آپ نے دیکھا ہوگا۔ میری نیت کا تو آپ کو پتہ ہی نہیں۔ پاکباز صاف ستھرا انسان ہوں اور اس نے مجھ پر حملہ کیا ہے، ناجائز بات کی ہے۔ ہر طرف سے پاک نیتوں کے اعلانات آنے شروع ہو جاتے ہیں اور بعض دفعہ پھر یہ کہنا پڑتا ہے کہ اچھا جاؤ پھر دونوں لڑتے پھرو اور تمہارا معاملہ خدا کے سپرد ہے۔ وہ نیتوں کو جانتا ہے میں نہیں جانتا۔

قرآن کریم نے کتنی پاکیزہ صاف ستھری نصیحت فرمائی کہ قولِ سدید اختیار کرو اس کے بغیر تمہاری اصلاح نہیں ہو سکتی۔ اگر قولِ سدید سے چمٹو گے تو خدا کا وعدہ ہے کہ وہ تمہاری اصلاح کرے گا۔ بہت ہی پاک نکتہ ہے۔ حقیقت میں اصلاح کرنا بندے کا اختیار ہی نہیں۔ یہ اللہ کی طرف سے ہی آتی ہے۔ اسی کی طرف سے طاقت نصیب ہوتی ہے۔ پس جو لوگ اصلاح چاہتے ہیں ان کو چاہیئے کہ اپنی بات کو صرف سچی ہی نہ رکھیں بلکہ صاف اور پاک، ستھری، نتھری ہوئی بات کیا کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (-) تمہارے اعمال کی اصلاح کا وعدہ کرتا ہوں اللہ ضرور ایسا کرے گا اور اگر تمہیں یہ خوف ہے کہ پہلے گناہ کہاں گئے پہلی غلطیاں کہاں گئیں تو فرمایا کہ (-) تمہارے پہلے گناہوں کی بخشش کا وعدہ بھی ساتھ ہی شامل ہے اور کیا چاہیئے۔ اصلاح بھی ہوگئی۔ پہلی سب غلطیاں بھی معاف ہوگئیں لیکن اللہ تعالیٰ کا حسن و احسان جاری و ساری ہے، فرمایا (-) صرف اصلاح کی بات نہیں۔ صرف پرانے گناہوں کی بخشش کی بات نہیں۔ ہم تمہیں ایک اور رستہ بھی دکھاتے ہیں۔ اگر میری اور محمد رسول اللہؐ کی اطاعت کرو گے تو خدا تمہیں فلاح عطا فرمائے گا (-) ایسی کامیابی عطا کرے گا جو عظیم کامیابی کہلا سکتی ہے اس سے بڑی کامیابی کا تصور نہیں تو لامتناہی ترقیوں کا ایک سلسلہ سامنے کھول دیا اور ایسے رستے پر، ایسے صراطِ مستقیم پر ڈال دیا جو خدا کی طرف حرکت کرتی ہے اور اس کا دوسرا کنارا کوئی نہیں ہے۔

گناہوں کی مغفرت اور لامتناہی ترقیات کا ذریعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے نکاح کے وقت اللہ تعالیٰ کے اشاروں یا واضح الہام کی روشنی میں جن آیات کا انتخاب فرمایا ہے (بہرحال وحی کے تابع یہ انتخاب ہے) ان میں مرکزی نکتہ اسی آیت میں بیان ہوا ہے۔ معاشرے کی اصلاح، اپنے گذشتہ گناہوں سے مغفرت کی طلب اور پھر لامتناہی ترقیات کی تمنا۔ ان ساری باتوں کا جواب اس آیت کریمہ میں رکھ دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ نکاح سے منسلک ہونے والے ہر جوڑے

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۳۔ ہجرت ۱۳۷۲ ہش ۲۳۔ مئی ۱۹۹۳ء

کوشش اور دُعا

کوشش تو سب لوگ کرتے ہیں اور سب لوگ جانتے ہیں کہ کبھی کوشش کامیاب ہو جاتی ہے اور کبھی ناکام۔ پہلے بھی سوچا جاتا ہے کہ کوشش کامیاب کس طرح ہوگی اور ناکام ہونے پر پھر سوچا جاتا ہے۔ کہ ناکام کیوں ہوئی۔ اور کامیاب کس طرح ہو سکتی ہے۔ بعض اوقات دوسری دفعہ کوشش کی جاتی ہے تو کامیاب ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات پھر ناکام ہو جاتی ہے۔ جہاں تک کوشش کرنے اور بار بار کوشش کر کے کامیاب ہونے کا سوال ہے اس سلسلہ میں ایک چیونٹی کی مثال دی جاتی ہے کہ وہ دیوار پر چڑھتی تھی اور ایسا کرنے میں بار بار گرتی تھی۔ آخر وہ دیوار پر چڑھ ہی گئی یعنی اس کی کوشش کامیاب ہو گئی۔

یہ تو ہے ہماری کوشش کا ظاہری حصہ۔ اور کہا جاتا ہے کہ سچی کوشش کو اللہ تعالیٰ ضرور پھل لگاتا ہے۔ اس سلسلہ میں ضروری نہیں کہ کوشش کرنے والا خدا کا ماننے والا ہو۔ کوئی بھی ہو اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق سچی کوشش کامیاب ہو ہی جاتی ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو دنیا کا ہر وہ شخص جو خدا کو نہیں مانتا اس کی کوئی کوشش کامیاب ہی نہ ہو۔ اس کی ہر کوشش ناکام رہے لیکن ایسا نہیں ہے۔ سچی کوشش کو خدا تعالیٰ ضرور پھل لگاتا ہے۔ چاہے کوشش کرنے والا خدا کے نام سے بھی واقف نہ ہو۔ یعنی وہ دہریہ ہو۔

لیکن کوشش کا ایک پوشیدہ پہلو بھی ہے۔ وہ پہلو یہ ہے کہ کوشش سے پہلے بھی۔ اور کوشش کرتے ہوئے بھی انسان اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کا ارشاد ہے کہ اس سے مانگو تو وہ دیتا ہے۔ اسے پکارو تو اس کا جواب ملتا ہے۔ اور یہ پوشیدہ پہلو ہماری اپنی کوشش کے پہلو سے بھی زیادہ اہم ہے۔ کیونکہ یہ بات کوشش کو خدا کے ہاتھ میں دینے والی بات ہے۔

جب ہم کوشش کو خدا کے ہاتھ میں دینے کی بات کرتے ہیں۔ تو یہ بات قابلِ غور ہے کہ معاملہ خدا کے ہاتھ میں نہیں دیا۔ بلکہ کوشش اس کے ہاتھ میں دی ہے۔ یعنی یہ نہیں کہ خود کچھ بھی نہیں کیا۔ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہے اور خدا سے کہا کہ وہ ہمارا کام کر دے۔ کوشش لازم ہے اور یہ اللہ تعالیٰ ہی کا ارشاد ہے کہ کوشش کرو اور پھر اس کوشش کی کامیابی کی دعا مانگو۔ پس کوشش اور دعا ایک دوسرے کے ساتھی ہیں۔

چشمِ نم کو نہ پونچھ رہنے دے
اَشک بہتے ہیں، ان کو بہنے دے
رُوح کو ہر طرح سے رکھ مسرور
جسمِ لاغر کو رنج سہنے دے

ـــــ ابوالاقبال

(۱)

بزعمِ فلسفہ از رُوئے منطق
تری ہستی میں کیا کیا شک کئے ہیں
مگر تُو نے نقابِ رُخ اُٹھا کر
تحیّر سے مرے لب سی دیئے ہیں

(۲)

یقیں کا نُور ہے فرمودۂ حق
یقیں کے نُور سے روشن ضمیری
یقیں کے نُور سے حق پر بھروسا
یقیں کے نُور سے دِل کی امیری

(۳)

خبر اِک دوست نے مجھ کو سُنائی
ہے انساں دوسرے انساں کا بھائی
مسرّت سے، یہ سُن کر جھُوم اُٹھا دِل
مِری تنہائی نے تسکین پائی

(۴)

نہ وہ زردار جس کے پاس زر ہے
نہ دھن والا حقیقت میں دھنی ہے
بتایا محسنِ انسانیت نے
غنی ہے وہ کہ جس کا دل غنی ہے!

(۵)

مَیں قرباں جاؤں اُس شاہِ زمن پر
مَیں قرباں جاؤں اِس رمزِ سخن پر
حصولِ علم ہے ایسا فریضہ
جو واجب ہے یقیناً مرد و زن پر!

سعید احمد اعجازؔ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان — نذیر احمد ڈار۔ لندن

محترم حبیب اللہ صاحب جسوال

یہ واقعہ نومبر یا دسمبر ۱۹۶۳ء کا ہے جب خاکسار ملازمت کے سلسلہ میں ٹانگانیکا جو اب تنزانیہ کہلاتا ہے کے دارالخلافہ دارالسلام میں مقیم تھا۔ اس وقت خاکسار شادی شدہ نہیں تھا اس لئے میرا قیام ایک مقامی ہوٹل جس کا نام "اسماعیل ہوٹل" تھا میں تھا۔ ایک شام خاکسار تقریباً ۸ بجے حسب معمول سیر کر کے اپنی رہائش گاہ پر واپس آرہا تھا اور جب خاکسار ہوٹل کے قریب پہنچا تو دیکھا کہ باریش بزرگ صورت نوجوان جس نے سفید پگڑی پہن رکھی تھی۔ ایک اور احمدی بزرگ کے ساتھ بیٹھے ہوٹل میں باتیں کر رہے تھے۔

ہوٹل پہنچ کر ان کا تعارف ہوا تو پتہ لگا کہ وہ احمدی دوست ہیں ان کا نام حبیب اللہ صاحب جسوال ہے اور وہ دارالسلام سے دو سو میل کے فاصلہ پر کلوسہ میں محکمہ پی۔ ڈبلیو۔ ڈی۔ میں سپروائزر ہیں۔ یہ مقام وہاں کا ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہے۔ دارالسلام ایک دو دن ٹھہر کر وہ واپس اپنی ڈیوٹی پر چلے گئے ان سے دوسری ملاقات کینیا میں ایک مقام کسوموں میں ہوئی جب خاکسار وہاں اپنی بیوی بچوں کے ہمراہ چند دن رخصت پر اپنے ہم زلف اللہ دتہ صاحب احمدی کے پاس جو وہاں محکمہ ریلوے میں ملازم تھے گیا تھا۔ اس کے بعد ۱۹۶۷ء میں انگلستان میں جب وہ مستقل رہائش کے لئے معہ فیملی یہاں آگئے۔ یہاں ہمارے تعلقات مزید مضبوط ہو گئے اور ہم خدا کے فضل سے ایک خاندان کی افراد کی طرح ہو گئے۔

اب جب کہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الرابع نے کئی مرتبہ "جسوال برادرز" کی خدمات کا ذکر کیا ہے اور ان کے لئے دعا کی تحریک فرمائی ہے۔ اس لئے خاکسار نے مناسب خیال کیا کہ احباب کی آگاہی کے لئے ان کے حالات الفضل میں شائع کر دیئے جائیں تا احباب جماعت کو ان کا علم ہو جائے۔

مکرم حبیب اللہ صاحب جسوال کی ابتدائی تعلیم مدرسہ احمدیہ قادیان میں ہوئی اور یہ ان کی خوش قسمتی تھی کہ ایک وقت حضرت مرزا ناصر احمد صاحب جو بعد میں اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق جماعت احمدیہ کے تیسرے امام مقرر ہوئے مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سابق مربی مشرقی افریقہ۔ سابق امیر و مربی انچارج یو۔ کے۔ سابق امیر و مربی انچارج امریکہ اور مربی سلسلہ مکرم نذیر احمد صاحب مبشر ان کے ہم جماعت تھے کچھ عرصہ کے بعد ان کی پھوپھی صاحبہ نے انہیں مزید تعلیم کے لئے اورینٹیل کالج دہلی بھجوا دیا جہاں انہوں نے نقشہ نویس اور اوورسیئر کا کورس مکمل کیا اور ۱۹۲۴ء سے ۱۹۲۸ء تک دہلی ملازمت کرتے رہے۔

۱۹۲۹ء میں مکرم حبیب اللہ صاحب جسوال ملازمت کے سلسلہ میں ٹانگانیکا (اب تنزانیہ) چلے گئے جہاں انہوں نے سنٹرل پراونس کے صدر مقام ڈوڈوما میں محکمہ پی۔ ڈبلیو۔ ڈی میں بحیثیت سپروائزر ملازمت اختیار کر لی یہ وہ جگہ ہے جہاں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے خود وہاں تشریف لے جا کر وہاں نئی تعمیر شدہ بیت احمدیہ اور مشن ہاؤس کا افتتاح فرمایا۔ اس سفر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ازراہ کرم اس عاجز کو بھی اپنے ساتھ لے گئے تھے۔ تنزانیہ پولیس سروس کے دوران خاکسار وہاں چار سال صوبائی سی۔ آئی۔ ڈی کے سربراہ کی حیثیت سے مقیم رہا ہے۔ چند سال بعد وہ وہاں سے تبدیل ہو کر پی۔ ڈبلیو۔ ڈی کلوسہ جو مشرقی صوبہ میں ایک ضلع کا ہیڈ کوارٹر ہے چلے گئے۔ یہاں ان کی پہلی بیوی جن کا نام منظور فاطمہ صاحبہ تھا کی وفات ہو گئی۔ ان میں سے کوئی اولاد نہیں تھی۔ ۱۹۴۰ء میں مکرم جسوال صاحب کی دوسری شادی محترمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ بنت مکرم محمد عمر صاحب حیات آف کسوموں کینیا کالونی سے ہوئی۔

۱۹۴۱ء میں مکرم حبیب اللہ صاحب جسوال کلوسہ سے ملازمت چھوڑ کر کینیا چلے گئے اور نیروبی سے کوئی ۴۰ میل کے فاصلہ پر MAGADI SODA CO جو کہ آئی۔ سی۔ آئی۔ کی شاخ ہے وہاں بحیثیت سپروائزر ملازمت اختیار کر لی۔ چونکہ وہاں ان کے بچوں کی تعلیم کا خاطر خواہ انتظام نہ ہو سکا اس لئے ۱۹۵۰ء میں وہ وہاں سے کسوموں تشریف لے گئے جہاں وہ ایک لمبے عرصہ تک ٹاؤن کونسل میں بحیثیت اسسٹنٹ انجینئر کام کرتے رہے۔ ۱۹۵۰ء سے ۱۹۶۷ء تک وہاں جماعت احمدیہ کسوموں کے صدر رہے۔ اس عرصہ میں انہیں وہاں جماعت کی خدمت کی توفیق ملی۔ جماعت نے وہاں بیت الذکر کے لئے پلاٹ حاصل کیا جس کا نقشہ مکرم جسوال صاحب نے تیار کیا نیز اس کی منظوری ٹاؤن کونسل سے حاصل کی۔ اس کے بعد جب بیت الذکر کی تعمیر شروع ہوئی تو دوسرے دوستوں کے علاوہ مکرم حبیب اللہ صاحب جسوال اور ان کے بچوں کو وقار عمل میں حصہ لینے کی توفیق ملی اور خدا کے فضل سے یہ بیت الذکر مکمل ہوئی۔

مکرم حبیب اللہ صاحب جسوال نہایت مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ نظام جماعت کی نہایت سختی سے پابندی کرتے۔ امامت سے مکمل وابستگی اور اطاعت تھی۔ مربیان سلسلہ کے ساتھ ہمیشہ تعاون کرتے اور ان کی ہر طرح خدمت سرانجام دیتے۔ اس دوسری شادی سے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں پانچ بیٹے اور ایک بیٹی عطا کی۔ ان میں سے مکرم سعید احمد صاحب جسوال مکرم وسیم احمد صاحب جسوال۔ مکرم محمد احمد صاحب جسوال اور ان کے داماد مکرم راجہ طاہر احمد صاحب والد میاں غلام محمد صاحب (گجرات ٹیلرنگ ہاؤس قادیان) وہ نوجوان ہیں جن کا ذکر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے متعدد بار جسوال برادران کے نام سے ذکر کیا ہے اور ان کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے دعا کی تحریک کی ہے۔

جب افریقہ کے ممالک آزاد ہونے شروع ہوئے تو ۱۹۶۷ء میں مکرم حبیب اللہ صاحب جسوال مستقل طور پر انگلستان آگئے اور ان کے بچے ان سے کچھ عرصہ پہلے آگئے تھے۔ انہوں نے گو اپنا مکان حلقہ بیت الفضل لندن میں خریدا مگر وہ بیت الذکر سے ذرا فاصلہ پر تھا چنانچہ مکرم جسوال صاحب نے وہ مکان فروخت کر کے ایک تین منزلہ مکان بیت الذکر کے سامنے خرید لیا تا انہیں بیت الذکر میں آنے جانے میں آسانی ہو۔ نیز وہ جماعت کے مہمانوں کی مہمان نوازی کر سکیں اسی طرح جماعت کے مہمان عموماً ان کے ہاں ٹھہرا کرتے تھے ۱۹۶۷ء سے ۱۹۷۲ء تک ایک مقامی فرم میں بحیثیت ڈرافٹسمین کام کرتے رہے۔ آخری عمر میں کافی بیمار ہونے کی وجہ سے باوجود معذور ہونے کے ان کے بچے کار میں انہیں بیت الذکر کے دروازہ تک لے آتے۔ انہوں نے یہ بیماری کے ایام نہایت صبر و شکر سے گذارے۔ مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۸۹ء کو ایک لمبی علالت کے بعد ان کی وفات لندن میں ہوئی۔ چند دن بعد حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کی نماز جنازہ ایک بڑے مجمع کے ہمراہ پڑھائی اور انہیں یہاں مقامی احمدیہ قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں بلند درجات عطا کرے اور ان کے بچوں کو زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق عطا کرے۔

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

ایک چھوٹی سی بات

مکرم و محترم جناب ایڈیٹر صاحب روزنامہ الفضل ربوہ۔

چھوٹی سی بات کے لئے کچھ لکھا ہے علیحدہ علیحدہ دو تین دفعہ کر کے اسے الفضل میں جگہ دے دیں۔

چھوٹی سی بات اتنا طویل عنوان ہے کہ اس کے تحت کم از کم میں لکھوں تو چھوٹی چھوٹی باتیں تحریر کرتے کرتے کم از کم کئی سال گذر جائیں۔ لیکن میری ہمتوں کی پستی آڑے آتی ہے۔ کاش ہم وہ سب کچھ کر سکیں جو دل ہی دل میں سوچتے ہیں۔ اور خیال ہی خیال میں کرتے ہیں۔ لوگ لکھ لیتے ہیں ہماری سوچ بچار مریضوں کی خدمت کی نذر ہو جاتی ہے۔ باورچی خانے اور واشنگ روم کی نذر ہو جاتی ہے۔ اور نہ جانے کس کس کام کی نذر ہو جاتی ہے۔ مجھے تو لگتا ہے عورتوں کی خدمت۔ سعادت۔ عبادت ہر چیز ہی ادھوری رہ جاتی ہے۔

الفضل میں چھوٹی سی بات کے کالم کی افادیت کا ذکر ہر کسی نے کالم میں اور باقی سب نے دل ہی دل میں کیا ہے اس لئے زیادہ نہیں لکھنی اتنا لکھوں گی کہ واقعی اچھا ہے!

چند باتیں۔ بہت روز سے ذہن میں گردش کر رہی تھیں کہ لکھوں۔ کہ دو تین باتیں اسی ضمن میں آج ہی یکے بعد دیگرے سامنے آئیں اور پریشانی کا باعث۔ نہیں تو دوپہر کا آرام تج کر کے لکھنے بیٹھ گئی کہ شائد دوسرے ذہنی اذیت سے بچ جائیں۔

بعض خواتین کو عادت ہوتی ہے کہ ملنے آتے وقت یا مل کر جاتے وقت کوئی کھانے کی چیز مثلاً کڑھی۔ مٹر پلاؤ۔ اچار یا کوئی اور سالن نما تحفہ لیکر آتی ہیں یا لے کر جانا چاہتی ہیں۔ اگر دعوتوں

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

دی نیوز انٹرنیشنل

۹۔مئی ۱۹۹۳ء

انوارالحق صاحب سعودی عرب سے نیوز انٹرنیشنل کے ۹ مئی ۱۹۹۳ء کے شمارے

Bosnia lives on

From Anwar ul Haque

During my recent visit to the US, I was fortunate and honoured to have a light meal with a Bosnian family in Chicago where I met a Bosnian commander.

This Mujahid was on a short trip there and was going to return to Bosnia in about 15 days. He was a neuro-physician by profession and second-in-command of his infantry in his small town. He told me several stories of Muslim bravery and their high morale.

Unfortunately Muslim victories and advances get little attention in the press and news media. As a result many Muslims feel that Bosnia is a written-off case. This is far from the truth. Bosnia is very much alive despite the heavy civilian losses and the worst holocaust of human history.

In Bosnia, history is being re-written. Who could have predicted that without arms and with full Western arms embargo against defenseless Bosnian Muslims, the conflict of Bosnia-Herzegovina would last more than a year? Many had given Bosnia no more than a few months but history is repeating itself. What transpired in Afghanistan is happening in Bosnia.

Muslims of Bosnia derive their strength from their unshakeable belief in Almighty Allah, the Creator, Maintainer, Cherisher and Sustainer of everything in this universe. These Muslims are writing golden stories of human dignity and heroic struggle.

With their homes demolished and their entire families slaughtered, the great Bosnian Muslims are not losing hope. They are continuing their defensive war not only against Serbians but other worldwide overt and covert enemies and of course the "great" UN.

The military achievements of Bosnian soldiers are great. The Muslim forces are highly organized. In terms of loss of fighting men, the ratio of Muslims and Serbs is 1 : 10 as told to me by the Bosnian commander.

A lot of Chetnic Serbian soldiers have been killed in this conflict. In one town alone about 12,000-15,000 Chetnics were killed. When the Serbs can't fight Muslim soldiers they attack civilian Muslim old men, women and children and burn homes.

One should also clearly understand that the battle in Bosnia-Herzegovina is a guerilla style war. In such a war one has to advance and retreat according to the circumstances and war strategy. Even those areas which are apparently captured by Serbs are not secure in their hands because they are sitting in their military vehicles and trenches.

The moment they come out they will be hit. All houses there have been burnt. This is not called capture. At the most this can best be termed as "momentary occupation". The erstwhile USSR had similarly occupied Afghanistan.

The Muslims of Bosnia are above the fear of death. They know that if they die they will be "Shaheed", the greatest honour a Muslim can have. They understand that all their sacrifice will be paid one day both in this world and in the hereafter and it is they who will be victorious.

We have to believe what these Bosnian Mujahideen are saying from the land of "Jihad". We must not lose heart or adopt a defeatist attitude. One can send donations to Mrs. Sajidah Salajick, Bosnian Ambassador to Pakistan, Embassy of Bosnia, House No.4, Street 24, F-8/2, Islamabad.

Saudi Arabia

The News International, Sunday, May 9, 1993

میں خطوط کے کالم میں لکھتے ہیں کہ حال ہی میں وہ امریکہ میں تھے وہ کہتے ہیں کہ یہ میری خوش قسمتی ہے اور میں اسے اپنی عزت افزائی سمجھتا ہوں کہ وہاں مجھے بوسنیا کے ایک خاندان سے شکاگو میں ملاقات کا موقع ملا اور میں نے ان کے ساتھ کھانا بھی کھایا۔ وہیں میں بوسنیا کے ایک کمانڈر سے بھی ملا یہ بوسنیا کے کمانڈر چند روز کے لئے امریکہ گئے تھے اور تقریباً پندرہ روز میں انہیں واپس جانا تھا۔ وہ وہاں نیورو فزیشن تھے اور اپنے شہر میں انفنٹری کے سیکنڈ ان کمانڈ تھے انہوں نے مجھے بہت سی مسلمانوں کی بہادری اور ان کی حوصلہ مندی کی داستانیں سنائیں۔ بد قسمتی سے پریس میں مسلمانوں کی فتحیابی کی باتیں بہت کم آتی ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ مسلمان لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ بوسنیا اب ختم ہوا کہ ہوا۔ یہ بات درست نہیں ہے بوسنیا بہت اچھی طرح زندہ ہے باوجود اس کے کہ اسے شہری زندگی میں بہت سے نقصان اٹھانے پڑے ہیں اور وہاں بہت زیادہ آگ لگائی گئی ہے۔ بوسنیا دراصل تاریخ کو دوہرا رہا ہے اور کون شخص یہ پیشگوئی کر سکتا تھا کہ بغیر اسلحہ کے وہ بھی مغربی طاقتوں کے اس پابندی کے کہ وہ اپنے لئے اسلحہ نہیں خرید سکتے۔ بوسنیا کے مسلمان ایک سال تک مقابلہ کر سکیں گے۔ بہت سے لوگوں کا خیال تھا کہ وہ زیادہ سے زیادہ چند مہینے ایسا کر سکیں گے۔ لیکن تاریخ اپنے آپ کو دوہراتی ہے جیسا کہ افغانستان میں ہوا وہی اب بوسنیا میں ہوگا۔ مسلمانوں کو اس بات سے حوصلہ ملتا ہے کہ وہ ایک زندگی بخش اور مقتدر خدا پر ایمان رکھتے ہیں جو خالق بھی ہے اور لوگوں کی زندگی کا باعث بھی ہے جو سب کچھ عطا کرتا ہے یہ مسلمان وقار اور بہادری کی سنہری داستانیں لکھ رہے ہیں جن کے گھر تباہ کر دیئے گئے ہیں ان کے خاندان بھی جلا دیئے گئے ہیں لیکن یہ عظیم بوسنیا کے مسلمان حوصلہ نہیں ہارتے وہ اپنی دفاعی جنگ جاری رکھے ہوئے ہیں نہ صرف سربوں کے خلاف بلکہ دنیا کے خلاف اور کہا جا سکتا ہے کہ اقوام متحدہ کے خلاف بھی جہاں تک بوسنیا کے فوجیوں کی کامیابیوں کا تعلق ہے۔ کہا جا سکتا ہے کہ وہ لوگ بہت عظیم ہیں۔ مسلمان طاقت بہت منظم ہے باوجود اس کے کہ ان کے لوگ مارے جا رہے ہیں۔ مارے جانے والوں کی نسبت مسلمانوں اور سربیا کی ایک اور دس کی ہے یہ بات مجھے بوسنیا کے کمانڈر نے بتائی ہے۔ چیٹنک سربین فوجی خاصی تعداد میں مارے گئے ہیں۔ ایک ہی شہر میں ان مارے جانے والوں کی تعداد بارہ ہزار سے پندرہ ہزار تک ہے۔ جب سرب کے لوگ مسلمان فوجوں سے لڑ نہیں سکتے تو وہ شہریوں پر حملے کر دیتے ہیں۔ شہریوں میں سے بھی خاص طور پر بوڑھے مردوں عورتوں اور بچوں پر اور ان کے مکان جلا دیتے ہیں یہ بات بھی اچھی طرح سمجھ لینی چاہیئے کہ بوسنیا کی لڑائی گوریلا قسم کی ہے جس میں آگے بھی بڑھا جاتا ہے اور سکیم کے مطابق پیچھے بھی ہٹا جاتا ہے۔ جو علاقے سرب لوگوں نے لے لئے ہیں۔ وہ بھی عارضی طور پر ان کے پاس ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ ٹرکوں میں بیٹھے ہوتے ہیں یا خندقوں میں ہیں۔ جب بھی وہ باہر نکلیں گے حملہ کریں گے۔

گھروں کو جلا دینا فتح یابی کی علامت نہیں ہو سکتی زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہاں عارضی طور پر قبضہ کر لیا گیا ہے یہ ویسی ہی بات ہے جیسے سوویت یونین نے افغانستان میں کی تھی۔ بوسنیا کے مسلمانوں کو موت کا تو ڈر ہے ہی نہیں وہ جانتے ہیں کہ اگر وہ مارے گئے تو شہید ہوں گے اور مسلمانوں کے لئے یہ سب سے بڑا اعزاز ہے وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ ان کی تمام قربانیاں ایک نہ ایک دن رنگ لائیں گی۔ اس دنیا میں بھی اور اگلی دنیا میں بھی اور اس لئے حقیقی طور پر انہی کو فتحیاب کہا جا سکے گا۔ جو کچھ بوسنیا کے لوگ کہہ رہے ہیں۔ ہمیں اسے ماننا چاہیئے یہ لوگ جہاد کے میدان سے بول رہے ہیں۔ ہمیں حوصلہ نہیں ہارنا چاہیئے اور شکست خوردگی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیئے۔

ان کی مدد کے لئے انوارالحق کہتے ہیں کہ ان کی سفیر برائے پاکستان اسلام آباد کو امدادی رقوم دی جا سکتی ہیں۔

آپ کا خط ملا

مکرمہ آمنہ مبشر صاحبہ لکھتی ہیں :-

جس دن مسفرہ کا خط آپ کے نوٹ اور نظم کے ساتھ اخبار الفضل میں آیا۔ تو مسفرہ کی خوشی دیکھنے کے قابل تھی۔ سب کو دکھاتی پھرتی تھی۔ دوسری طرف چھوٹی جو پانچ سال کی ہے اور پریپ میں ہے اس نے بسورنا شروع کر دیا اور میرے ساتھ روٹھ گئی کہ ہمیشہ باجی کو سب چیزیں دیتی ہیں مجھے کیوں نظم لکھ کر نہیں دی۔ میں نے کہا باجی کو تو لکھنا آتا ہے۔ تمہیں لکھنا نہیں آتا۔ کہنے لگی میں تختی پر لکھ سکتی ہوں۔ یعنی مجھے لکھنا آتا ہے۔ پھر اسے بھی مندرجہ ذیل نظم لکھ کر دی یہ نظم بھی کسی زمانہ کی کسی رسالہ میں پڑھی ہوئی ہے اور یاد ہے ورنہ اب تو کل کی بات بھی یاد نہیں رہتی۔

یہ واقعہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ سے متعلق ہے جنہیں مثیل عمرؓ یا عمرؓ ثانی بھی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ ان کے زمانہ خلافت کو حضرت عمر خلیفہ ثانیؓ کے زمانہ سے مشابہت دی جاتی ہے۔ یعنی سادگی حق و انصاف اور دیگر اعلیٰ خوبیوں کے لحاظ سے اسی وجہ سے ان کو خلفاء راشدین کی صف میں شمار کیا جاتا ہے۔

○

کھڑا تھا کسی کوچہ میں اک گدا
اندھیرا تھا گھپ وقت تھا رات کا

کہیں اس طرف سے جو گزرے عمر
پڑا پاؤں درویش کے پاؤں پر

کہا اس نے غصے میں اندھا ہے تو؟
عمر نے کہا اس سے اے نیک خو

باقی صٰ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میاں محمد ابراہیم

امتحان اور دعا

۸ رمئی ۹۳ء کے الفضل سے جاوید اقبال ناصر صاحب کا مضمون مندرجہ بالا عنوان کے تحت پڑھ کر مجھے خیال آیا کہ یہ تو انفرادی دعا کا نتیجہ ہوا تھا۔ میرے پاس اس ضمن میں جو جماعتی حقائق ہیں ان کا بیان بھی نامناسب نہ ہوگا۔ چنانچہ میں ان واقعات کو درج ذیل کر رہا ہوں۔

ہوا یوں کہ ہم قادیان سے نکل کر تقسیم ملک کے معاً بعد چنیوٹ میں آئے نومبر، ۴۷ء میں۔ تو ایک شکستہ عمارت میں، جس کے صرف کھنڈرات ہی بغیر در و دیوار کے موجود تھے اور جس کا نام بھگوان داس ہندو ہائی سکول تھا۔ وہ ہمیں (تعلیم الاسلام ہائی سکول کو) آلاٹ ہوئی۔ اوائل میں استاد زیادہ اور طلباء کم تھے۔ پھر آہستہ آہستہ تعداد بڑھنی شروع ہوئی۔ مخلصین نے اپنے بچوں کو اپنے جماعتی سکول میں بھیجنا شروع کیا۔ لیکن بیرونجات سے داخل ہونے والے لڑکوں میں اکثریت انہی طلباء کی تھی جو پڑھائی میں بالعموم کمزور ہوتے ہیں اور مرکز میں صرف اسی لئے بھیج دیئے جاتے ہیں کہ جماعتی سکول کے اساتذہ محنت شاقہ اور ذاتی توجہ سے ان کے بچوں کی کمزوری دور کروا دیں گے۔ ہم اپنی طرف سے روایتی محنت اور خدمت کے جذبہ کے اثر سے بچوں کی تعلیمی حالت کو بہتر بنانے کی کوشش میں ہمہ تن مصروف رہے۔ ہمسائیگی میں اسلامیہ ہائی سکول چنیوٹ کی شاندار عمارت اور کھاتے پیتے گھرانوں کے نونہال ہم سے مسابقت لے جانے کے جذبہ سے کام کر رہے تھے۔ جس کا ہمیں پورا پورا احساس تھا۔ اور اپنی بے بسی کا علم بھی۔ میں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال میٹریکولیشن کلاس کو پڑھانے کی ذمہ داری اٹھائی۔ اب کے بھی میں ہی کلاس کا انچارج تھا۔ اور یہ ۱۹۵۲ء کی بات ہے۔ میں انگریزی پڑھانے پر مامور تھا۔ میرے علاوہ محترم صوفی محمد ابراہیم صاحب۔ محترم صوفی غلام محمد صاحب میرے پرانے رفقاء کار بعض دیگر اساتذہ کرام میرے شریک کار تھے۔ محترم محمد ابراہیم ناصر صاحب سمیت، ہمارے ہیڈ ماسٹر محترم سید محمود اللہ شاہ صاحب تھے۔ جو کسی کلاس کو باقاعدہ پڑھاتے تو نہ تھے۔ البتہ ان کے وقار اور بزرگی کے مقام سے ہر کوئی متأثر تھا۔ نیز اس زمانہ میں اساتذہ کے اندر خدمت کا جذبہ اور قوم کے بچوں کی تعلیم و تربیت کو مثالی بنانے کی خواہش بے مثال تھی۔

امتحان سے پہلے دسویں جماعت کی الوداعی پارٹی پر روایتی دعا ہوئی۔ ربوہ نیا نیا آباد ہوا تھا۔ جب دعا شروع ہوئی تو مجھے ذاتی طور پر الحاح اور تضرع سے دعا کرنے کی توفیق ہوئی۔ اور یہ خاص طور پر اس لئے کہ اگر جیسا کہ کلاس کی حالت سے اندازہ کیا جا سکتا تھا۔ امتحان دینے والی جماعت بہت ہی کمزور تھی۔ اور جب میرا دماغ اپنی کلاس کا محاسبہ کرتا تو دل مایوس ہو جاتا کہ ایسی کمزور جماعت سے تو محض پچاس فیصد طلباء کے کامیاب ہونے کی ہی توقع کی جا سکتی ہے۔ اور اگر ایسا ہوا اور بظاہر قرائن یہی بتلاتے ہیں تو جماعت کی خاصی بدنامی ہوگی۔ اس خدشہ کے پیش نظر دعا دل سے نکلی۔ حتیٰ کہ ہماری چیخیں نکل گئیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور روتے رہے اور دعا اس قدر یکسوئی اور زور سے ہوئی کہ میرے دل نے گواہی دی کہ میری یہ دعا اللہ تعالیٰ کے حضور قبول ہو چکی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت کو بدنامی سے بچائے گا۔ اسی ایمانی جذبہ اور کامیابی کی توقع پر امتحان کے نتیجہ تک ہم سرشار رہے۔ دل کہتا تھا۔ دعا قبول ہو چکی۔ لیکن دماغ کہتا تھا کہ پچاس فیصد سے زیادہ کسی صورت میں بھی طلباء کامیاب نہیں ہو سکتے۔ دل و دماغ میں یہ کشمکش نتیجہ کے دن تک جاری رہی حتیٰ کہ جب نتیجہ سے ایک روز قبل جب ہم حضرت شاہ صاحب کے مکان پر عصر کی نماز کے بعد جمع تھے۔ اردگرد کے کوارٹروں میں رہنے والے اساتذہ پہلے تو سول اینڈ ملٹری گزٹ (پاکستان ٹائمز کا پیشرو) کے ایڈیٹر محترم یعقوب خانصاحب کا تار آیا کہ "منور احمد" کا فوٹو جلد بھجوائیں۔ یہ تار اس حقیقت کا غماض تھا کہ منور احمد پنجاب بھر میں اول آیا ہے اور ساتھ ہی ریڈیو نے پانچ بجے کی خبروں میں ان دس طلباء کا اعلان کر دیا جنہیں امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل ہوئی تھی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان میں پہلی پوزیشن عزیز منور احمد کی تیسری صرف دو نمبر کے فرق سے۔ سعید احمد رحمانی کی۔ چوتھی عبدالغفور زاہد کی اور چھٹی برکات احمد کی آئی۔

اللہ! اللہ! کس قدر نمایاں اور قابلِ ذکر اور باعث افتخار نتیجہ تھا۔ جس کی یاد آج تک دلوں کو مسرور کرتی ہے۔ خاص طور پر قابلِ ذکر یہ بات ہے کہ کلاس تو حقیقتہً کمزور ہی تھی۔ بحیثیت مجموعی لیکن ہمارا پچاس فیصد نتیجہ لوگوں کو قطعاً نہ کھٹکا۔ جو کوئی بھی نتیجہ کا ذکر کرتا۔ ہمارے یونیورسٹی بھر میں اول سوم، چہارم اور ششم آنے کا ہی چرچا کرتا۔ کمزور پہلو کلی طور پر نظر انداز ہو گیا۔ ہمارے خدا نے ہمیں بدنامی سے بچا لیا۔ اور ہماری کمزوری کی اپنے فضل سے پردہ پوشی فرما کر ہماری دعاؤں کو شرفِ قبولیت بخشا!۔

یہ ہے زورِ دعا

طبّ و صحت

۱۔ پانی ابال کر پیجئے۔

۲۔ چلچلاتی دھوپ میں گھر سے باہر جاتے وقت گردن کو ڈھانپیئے۔ مناسب ہے کہ تولیہ گردن پر رکھئے۔ اور سر ننگا نہ ہو۔

۳۔ زیادہ ٹھنڈے کمرے سے باہر گرمی میں فوری طور پر نکل کر نہ جائیے

۴۔ ماں بننے والی خواتین حفاظتی ٹیکے لگوائیں۔ اسی طرح بچے کی پیدائش کے بعد اسے بھی پہلے سال ہی میں تمام مقررہ ٹیکے لگوا لئے جائیں۔

۵۔ ملیریا سے بچنے کیلئے دروازوں اور کھڑکیوں کو جالیاں لگوائیں اور گھر میں ڈبوں اور چھوٹے چھوٹے گڑھوں میں پانی نہ کھڑا ہونے دیں۔ اگر کہیں پانی کھڑا ہو تو مچھر کو تلف کرنے کے لئے اس پانی پر مٹی کا تیل ڈالئے۔ اوّل تو مناسب یہ ہے کہ پانی کھڑا ہی نہ ہونے دیجئے۔

۶۔ گرمیوں میں مکھیوں کی بہتات ہوتی ہے ان سے بچئے۔

۷۔ گندے مندے اور بازاروں میں کٹے ہوئے پھل خود بھی نہ کھائیے اور بچوں کو بھی نہ کھانے دیجئے۔ اسی طرح آئس کریم کے سلسلے میں بھی احتیاط کیجئے۔ سوائے اس کے کہ کوئی شخص بالکل صاف ستھری آئس کریم بنانے والا ہو۔ آئس کریم بھی نقصان دے سکتی ہے۔

۸۔ کھانا بھوک رکھ کر کھائیے یعنی ابھی

باقی ص۷ پر

شذرات

روس - پولیس مین

اپنے گھر میں تو روس کا صدر بورس یلسن مشکلات میں گھرا ہوا ہے۔ پارلیمنٹ کی اور صدر کی آپس میں نہیں بنتی اور اگرچہ بورس یلسن نے ریفرینڈم جیت لیا ہے اور وہ ایک نیا دستور بنانے پر اصرار کر رہے ہیں لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ حالات ابھی اتنے نہیں سدھرے کہ بورس یلسن بغیر کسی مشکل کے روس پر اپنا اقتدار قائم رکھ سکیں۔ لیکن دوسری طرف بورس یلسن نے حال ہی میں اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ عالمی برادری اس بات کو تسلیم کر لے کہ سوویت یونین کی سابقہ ریاستیں جنہیں روس اپنے ہمسایہ بھی کہتا ہے، پر روس کو ایسی برتری حاصل ہو کہ اسے ان ریاستوں کا پولیس مین قرار دے دیا جائے۔ جس کا مطلب یہ ہوگا کہ ان میں سے ہر ایک ریاست میں خاص طور پر قیام امن کے سلسلے میں روس کو یہ حق حاصل ہو جائے گا کہ وہ دخل اندازی کرے۔ اگرچہ یہ حق کسی دستور میں لکھا ہوا تو نہیں ہوگا لیکن عام حالات میں روس اپنی طاقت کے بل بوتے پر ان ریاستوں میں دخل اندازی کرنی چاہے گا۔ کر تو وہ سکتا ہے لیکن اگر عالمی برادری اسے ان ریاستوں کا پولیس مین نہ مانے تو ایسا کرنے سے عالمی برادری اس کی مخالفت پر آمادہ ہو جائے گی اور فی الحال بورس یلسن کے روس میں جو حالات ہیں ان میں بورس یلسن کے لئے یہ بات کسی طرح بھی مفید ثابت نہیں ہو سکتی کہ وہ کسی بھی ہمسایہ ریاست میں جا کر وہاں کے امن و امان کو برقرار رکھنے کا فیصلہ کرے اور اس کے سلسلے میں از خود جدوجہد کرے۔

حقیقت یہ ہے کہ جو ریاستیں سوویت یونین کی ٹوٹ پھوٹ کے بعد آزاد ہوئی ہیں وہ ہرگز یہ بات پسند نہیں کریں گی کہ انہیں میں سے ایک ریاست اگرچہ بہت بڑی سہی ان کے اندرونی معاملات میں دخل اندازی کرے۔ اور اگر روس نے کبھی دخل اندازی کی تو وہ یقیناً شدت کے ساتھ اس کا مقابلہ کرے گی۔ گویا کہ جو کچھ بورس یلسن عالمی برادری سے چاہتے ہیں وہ اگر انہیں عالمی برادری سے مل بھی جائے تو فرداً فرداً یہ ریاستیں روس کے اس حق کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں گی۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــــ نون۔ سین

جوہری اسلحہ

کانگریس کو پیش کرنے کیلئے کلنٹن انتظامیہ نے جنوبی ایشیا میں جوہری اسلحہ کے پھیلاؤ کو روکنے کے سلسلے میں جو رپورٹ حال ہی میں تیار کی ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ ہمیں اس بات کا یقین ہے کہ ہندوستان اور پاکستان دونوں جوہری اسلحہ فوری طور پر تیار کر سکتے ہیں۔ اور دونوں کے پاس ایسی فضائی طاقت بھی موجود ہے۔ جسے تھوڑے رد و بدل کے ساتھ جوہری طاقت کو کسی بھی جگہ گرانے کے لئے استعمال کی جاسکتی ہے۔ اس رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ دونوں ملک اس بات کی کوشش کر رہے ہیں کہ بلاسٹک میزائلز جو ایک دوسرے کی بڑی آبادی کے علاقے پر پھینکے جا سکیں تیار کئے جائیں۔ اور اسکے ساتھ ہی جوہری اسلحہ یا کیمیائی ہتھیار بھی استعمال کئے جاسکیں

وائٹ ہاؤس رپورٹ میں یہ بھی کہا ہے کہ ہندوستان اور پاکستان نے ایسے پروگراموں کو خاصا فروغ دے دیا ہے اور یہ سب کچھ بیرونی امداد کے ذریعے ہوا ہے۔ یہ دونوں ملک اب اسلحہ تیار کرنا چاہتے ہیں۔ جس سے بہت بڑے پیمانے پر تباہی پھیلائی جا سکتی ہے۔ اور بیلاسٹک میزائلز کو زیر عمل لانے کی ترکیب بھی ان باتوں میں شامل ہے۔

ان دونوں ملکوں میں علاقائی کشمکش جاری ہے۔ اور اس کشمکش کی موجودگی میں ان پروگراموں پر عمل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر فوجی جھگڑا شروع ہو جائے تو اس کے بڑھنے کے بہت زیادہ امکان ہیں حتیٰ کہ اس بات کا بھی امکان ہے کہ جوہری اسلحہ استعمال کر کے خاصی بڑی تباہی پھیلائی جائے۔ اور اس کے لئے اس انتظامیہ کا خیال ہے کہ عالمی برادری کو کوشش کرنی چاہیئے کہ یہ دونوں ملک ایسا نہ کرنے پائیں۔ اس رپورٹ میں اس بات کا بھی ذکر کیا گیا ہے کہ ڈائریکٹر آف سنٹرل انٹیلیجنس نے سینٹ کے سامنے ۲۴ فروری ۹۳ء کو بیان دیتے ہوئے کہا تھا کہ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جو اسلحہ کی دوڑ لگی ہوئی ہے۔ وہ دنیا کے لئے سب سے بڑا خطرہ پیش کرتی ہے۔ اس رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پاکستان کے پاس جو وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے والا اسلحہ ہے۔ اور اس کا جو میزائل پروگرام ہے اسکی زیادہ تر وجہ یہ ہے کہ پاکستان اپنے آپ کو ہندوستان کے حملوں سے محفوظ رکھنا چاہتا ہے۔ پاکستان اس بات کا خواہاں ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کے ساتھ ایک جیسا سلوک کیا جائے۔ دونوں کے حقوق برابر سمجھے جائیں۔ اگرچہ وہ یہ نہیں چاہتا کہ دنیا بھر میں جو جوہری اسلحہ رکھنے والے ممالک ہیں۔ ان کا درجہ اسے حاصل ہو جائے۔

بہت سے پاکستانی ایسے ہیں جو چاہتے ہیں کہ پاکستان کے پاس جوہری اسلحہ ہونا چاہیئے۔ اور اسی طرح بلاسٹک میزائلز کی اہلیت بھی۔ پاکستان میں بعض لوگوں کا یہ خیال بھی ہے۔ کہ چونکہ پریسلر امنڈمنٹ کے مطابق امریکہ نے پاکستان کی امداد بند کر رکھی ہے۔ اسلئے بھی اسے اپنی حفاظت کے لئے جوہری اسلحہ کی ضرورت ہے اور اسی دلیل کے مطابق ہندوستان اپنی جگہ پر سمجھتا ہے کہ اگر اس کا ہمسایہ ملک اسی پروگرام پر عمل کرے گا تو اسے بھی کسی قسم کی روک نہیں ہونی چاہیئے۔

مشرق وسطیٰ ـــ قیام امن

واشنگٹن میں مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے سلسلے میں آٹھواں دور ختم ہو گیا ہے اور یہ دور بھی بے نتیجہ رہا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ پہلا موقعہ ہے کہ اسرائیلیوں اور فلسطینیوں کی گفتگو میں امریکہ نے بھی اپنے خیالات پیش کئے ہیں۔ گویا اپنی طرف سے اس مسئلے کو نپٹانے کے لئے بعض تجاویز پیش کیں۔ فلسطینیوں کے نمائندے نے کہا ہے کہ اگرچہ یہ دور بھی بے نتیجہ رہا ہے لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ اگر یہ گفت و شنید جاری رہی جیسا کہ امکان ہے کہ جاری ہی رہے گی تو کسی نہ کسی وقت ہم کسی مفید نتیجہ پر پہنچنے کے قابل ہو جائیں گے۔ اس وقت جو معاملہ سب سے زیادہ شدت کے ساتھ زیر بحث آرہا ہے وہ غازہ پٹی اور مغربی کنارہ میں فلسطینیوں کی حکومت کا ہے۔ اس حکومت میں جسے سلف رول کہا جائے گا۔ فلسطینیوں کو کتنے اختیارات ہوں گے یہ بات متنازعہ فیہ ہے اور یہی وہ بات ہے جو اس جھگڑے کو جلدی نمٹنے نہیں دیتی۔ صاف ظاہر ہے کہ فلسطینی زیادہ اختیارات مانگتے ہیں اور اسرائیل سمجھتا ہے کہ اگر اختیارات زیادہ دے دئے گئے تو نہ صرف ان دو علاقوں میں بلکہ ہو سکتا ہے مزید علاقوں میں بھی حالات خراب ہو جائیں اور فلسطینیوں کا کہنا ہے کہ اگر مکمل حکومت نہ ملے تو ہمیں ایسی حکومت کو کیا کرنا ہے۔ بہر حال یہ بات خوش آئند ہے کہ فلسطینی بھی اسی گفتگو کو جاری رکھنے پر آمادہ ہیں۔ عنقریب ایک اور دور کا امکان ہے اور اگر وہ دور بانتیجہ رہا تو غازہ پٹی اور مغربی کنارہ میں فلسطینیوں کی حکومت قائم ہو جائے گی۔ اگرچہ یہ حکومت محدود اختیارات والی ہی کیوں نہ ہو۔

ضرب الامثال

- سمجھ کامیابی کے لئے کٹھن ہے۔
- میں نے اونٹ کٹارہ بویا اور تب اونٹ کٹارے نے مجھ کو کاٹا۔
- اس کے لئے آنا اور جانا برابر ہے۔
- آج وقت نہیں ہے۔ کل صبح آؤ۔
- دغا باز اپنے آپ سے دغا کرتا ہے۔
- نادان دوست سے دانا دشمن بھلا ہے۔
- کیا سینگ بیل کے لئے بہت بھاری ہیں؟
- ایک رزق کاٹنے والی درانتی کی طرح۔
- دوستی کی نسبت سچائی اچھی ہے۔
- ظاہر میں بھیڑ اور باطن میں بھیڑیا۔
- مچھلی دریا میں رہ کر پانی سے مرتی ہے۔
- ایک گاؤں کا چیتا اور شہر کا کتا برابر ہیں۔
- جنگل کے مویشی تو نمک کھاتے ہیں۔ اور گھر کے مویشی دیوار چاٹتے ہیں۔
- کیا بچھڑا دودھ دُہنے والے (گوجر) کی لعنت سے مر جاتا ہے؟
- ڈاکٹر نے تو تندرست آدمی کو مار ڈالا ہے۔
- ابھی اس کو سینگ نہیں اگے۔ ابھی تو وہ بچھیا ہی ہے۔
- کانٹے وہاں اُگ آتے ہیں۔ جہاں ہم انہیں بوتے ہیں۔
- برا تو گذر جائے گا مگر عادت چمٹی رہے گی۔
- گیارہ آدمیوں کے درمیان ایک گائے گم ہو گئی ہے۔
- گدھے پر دم کی طرف منہ کر کے سوار ہونا۔
- شریر آدمی کی حکومت ایک گھنٹے ہی کے عرصہ کی ہوا کرتی ہے۔
- ذائقہ شیریں۔ مگر قیمت میں کڑوا۔
- مرغوں کے آگے موتی بکھیرنا۔
- مرغی کے بچے مرغی کی ٹانگ کھا کر مر نہیں جاتے۔
- جوہری ہی جوہر کی قدر جانتا ہے۔
- بچپن میں کوئی فکر اور غم نہیں ہوتا۔
- بیوقوف کو سنو کوڑے اور ہوشیار آدمی کے لئے ایک لفظ کافی ہے۔
- ایک چیز کو خرید کر دریا میں پھینک دینا۔
- بے وقوف کو نصیحت دینا ایسا ہے جیسا کہ گلہری کے آگے نمک ڈالنا۔
- میں شہد نہیں مانگتا اور نہ ڈنگ چاہتا ہوں۔
- تنگ جوتیاں پہننے کی نسبت پا برہنہ چلنا بہتر ہے۔
- وہ اپنے گانے کو سجانے کے لئے آپ ہی ناچتا ہے۔
- نام نیک دولت کی جڑ ہے۔
- ایک اچھا تعلیم یافتہ آدمی ایسے پتھر کی مثال ہے جو خوبصورتی سے کٹا ہوا ہو۔
- چیونٹی کے لئے شبنم کا قطرہ ہی طوفان ہے۔
- کیچڑ بارش کے گرنے سے پیدا ہوتا ہے۔
- سانپ ٹیڑھا ہو کر چلتا ہے مگر پھر بھی اپنے بل میں سیدھا ہو کر داخل ہوتا ہے۔
- انسان اپنے تصورات کو پیار کرتا ہے۔
- ایک شہتوت کے درخت اور ایک کدو کی بیل کے درمیان۔

بقیہ: صـ ۵

تھوڑی سی بھوک باقی ہو تو کھانا چھوڑ دیجئے۔ رات کے کھانے کو ہلکا رکھئے

۹۔ صبح کا ناشتہ خاصا بھاری ہونا چاہیئے۔

۱۰۔ تنگ جوتے نہ پہنئے کپڑے بھی کھلے کھلے ہوں تو زیادہ بہتر ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ ۱

اور ان کے خاندانوں کو ان تمام آیات کا فیض عطا فرمائے یا ان کے لامتناہی فیوض عطا فرمائے جن کی تلاوت نکاح کے موقع پر کی جاتی ہے۔

جہاں تک عزیزہ بچی مونا یاسمین رحمان کی طرف سے صاد کرنے کا تعلق ہے، منظوری دینے کا تعلق ہے وہ تو خود مجھے حاصل ہے۔ لیکن اس سے پہلے میں دو حرف شکریہ کے ادا کرنا چاہتا ہوں۔

سب سے پہلے تو جماعت انگلستان کا جنہوں نے دعاؤں کے علاوہ ہر طرح سے بے حد محبت اور خلوص کے ساتھ کوشش کر کے شادی کے انتظام کو کامیاب بنانے کے لئے ہماری مدد کی اور واقعۃً ایسا نمونہ دکھایا ہے جو قریبی رشتوں میں بھی کم ملتا ہے اور اس کثرت سے نام ہیں کہ ان کا نام بیان کرنا ممکن نہیں۔ دوسرے وہ محبت سے چلے آنے والے افراد جنہوں نے بہت خرچ کئے، بڑی دور کی مسافتیں طے کیں۔ اپنے کاموں کے حرج کئے۔ باوجود اس کے کہ میں نے ان کو دعوت کے ساتھ ہی یہ سہولت دے دی تھی کہ میں جانتا ہوں کہ وقت کے ساتھ خرچ کر کے دور سے آنا یہ ایک قسم کی تکلیف مالا یطاق ہے۔ پھر جلسہ بھی قریب ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اگر آپ ایک سفر کر سکتے ہیں تو جلسہ پر آئیں اور اس موقعہ پر صرف روحانی طور پر دعا کے ساتھ شامل ہو جائیں لیکن میں ایسے چہرے دیکھ کر حیران رہ گیا ہوں جن سے محبت کا تعلق تو پرانا تھا (اور بھی لوگوں سے ہے) لیکن رُک نہیں سکے اور میرے کہنے کے باوجود بعضوں نے فون کر کے فیکس دے کر زبردستی اجازت لی ہے کہ ہمیں آنے دیں۔ ہم نے ضرور آنا ہے تو سر آنکھوں پر۔ جیسے پنجابی میں کہتے ہیں جی آیاں نوں۔ آپ سب کے آنے سے رونقیں آئیں، محبتیں بڑھیں اور بہت ہی پاکیزہ ماحول پیدا ہوا۔ اس ماحول میں سب دنیا کی جماعتیں بھی شریک ہیں اور آپ کو دیکھ رہی ہیں (اس موقعہ پر حضور نے جسوال صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ جن کا میں محبت سے ذکر کر رہا ہوں ان باقی سب کے چہرے بھی دکھا دیں۔ جس پر انہوں نے بتایا کہ وہ ساتھ ساتھ ہو رہا ہے) تو اللہ تعالیٰ آپ سبکو جزاء دے۔

اب میں اپنی طرف سے یہ اقرار کرتا ہوں کہ مجھے یہ رشتہ شرح صدر کے ساتھ منظور ہے اور عزیزہ مونا نے دستخط کر کے پہلے ہی اس پر صاد کر دیا ہے۔

اس کے بعد حضور انور نے مکرم کریم اسد احمد خان صاحب سے یہ کہتے ہوئے ایجاب و قبول کے لئے فرمایا کہ کریم چونکہ انگریزی دان ہیں اردو نہیں جانتے۔ نکاح کا معاملہ تو سمجھ جائیں گے مگر احتیاطاً انگریزی میں ہی کلام کرنا چاہیئے۔ بعدہٗ حضور نے فرمایا: آئیے اب دعا میں شامل ہو جائیں۔ دعا میں یہ دعا بھی شامل کر لیں کہ اللہ تعالیٰ آصفہ بیگم کی روح کو بھی ہماری اس خوشی کی تقریب میں شامل کر لے اور ان کو یہ تسکین پہنچے کہ میں نے اور میری بچیوں نے اور ساری جماعت نے ان کی امانت کا حق ادا کر دیا۔ دعا۔ (دسلام)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۸۹۵ میں داؤد احمد خان ولد محمد یعقوب خان پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال تقریباً بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹۹۱-۴-۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۰/- ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ داؤد احمد خان کینیڈا۔ گواہ شد نمبر ۱۔ عزیز اللہ ولد محمد عطاء ربی کینیڈا۔ گواہ شد نمبر ۲۔ مسز پروین یعقوب خان وصیت نمبر ۱۹۰۴۷۔ گواہ شد نمبر ۳۔ سارہ سعید وصیت نمبر ۱۱۳۰۱۔

مسل نمبر ۲۸۸۹۶ میں فریدہ اعظم قریشی ولد محمد اعظم قریشی پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.S.A امریکہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۹-۴-۲۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۵/- ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ فریدہ اعظم قریشی U.S.A امریکہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ جاوید احمد بھٹی ولد حمید احمد بھٹی U.S.A۔ گواہ شد نمبر ۲۔ کلیم احمد بھٹی ولد حمید احمد بھٹی U.S.A

بقیہ: صفحہ ۴

میں اندھا نہیں پر خطا ہو گئی
کرو تم معاف اس خطا کو مری

نکال اس کو کچھ جیب میں سے دیا
کہ جس سے وہ درویش خوش ہو گیا

جو ہوتے ہیں کچھ کرتے ہیں عاجزی
کہ جھکتی ہے میوے سے ٹہنی لدی

ضاحکہ مبشر

بقیہ صفحہ ۳

اور ولیموں میں بھی ایسے حالات پیش آجاتے ہیں۔ چیز آجاتی ہے۔ اور چیزیں دوسرے کے گھر بھی بصد شوق بھجوا دی جاتی ہیں۔ مگر برتن واپس بھجوانے کا تردد قطعاً نہیں کیا جاتا۔ آپ سب کے ساتھ ایسا ہوا ہو گا۔ کسی سیٹ کے ساتھ کا ڈونگہ غائب ہے۔ کسی کی پلیٹیں سٹیل کا ڈول نہیں مل رہا۔ ہاون دستہ غائب ہے۔؟ آپ کو یاد ہی نہیں آتا۔ کون کب لے گیا۔ اسی طرح آپ کے گھر اجنبی پلیٹیں۔ اور ڈونگے نظر آئیں گے۔ آپ پوچھیں گی۔ کہاں سے آیا ہے۔ کسی کے علم میں نہیں ہو گا۔ میرے خیال میں جب چیز آئے تو فوراً ہی بہت حفاظت اور توجہ کے ساتھ برتن خالی کر کے اولین فرصت میں واپس بھجوا دینے چاہئیں۔ یا ایک دوسری صورت جو اکثر میں کرتی ہوں۔ کہ اگر فوری واپسی ممکن نہ ہو۔ تو اپنی نگرانی میں ان برتنوں کو کسی شاپر پولی تھین بیگ میں ڈال کر اس میں ساتھ ایک چٹ ڈال کر رکھ دیں کہ یہ فلاں کے گھر کے برتن ہیں اور بعد میں ان کو بھجوانے کا اہتمام کیا جائے۔ بلکہ تجسس کے شوق میں اکثر بچے کھول کر دیکھیں گے کہ پولی تھین بیگ میں کیا ہے اور آپ کو یاد کرا دیں گے۔

سفوف تبخیر معدہ ۱۵/- ۳۰/-
ہمدرد لنسواں (حبوب اٹھرا) ۱۵/-
دوائی فضل الٰہی برائے اولاد نرینہ ۱۵۰/-
زد جام عشق ۱۲۰/- ۴۸۰/-
اکسیر لیکوریا (کیپسول) ۳۰/-
کلین اپ چہرہ کے غیر ضروری بالوں کیلئے ۱۵/-
سفوف اکسیر شوگر ۲۵/-
جدید دواخانہ خدمت خلق
گولبازار۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۲۲۔ مئی۔ گرمی کی شدت ایک دفعہ پھر ہوگئی۔ گذشتہ رات بھی گرم گذری۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم اپنے اس اصولی موقف پر قائم ہیں کہ ہم صوبائی اسمبلیاں توڑی جانے کی یقین دہانی پر نگران حکومت میں شامل ہوئے تھے۔ انہوں نے صدر سے مطالبہ کیا کہ صوبائی اسمبلیاں اور بلدیاتی ادارے توڑنے کے بعد منصفانہ انتخابات کروائیں تاکہ اقتدار عوامی نمائندوں کو منتقل کیا جاسکے انہوں نے کہا کہ آٹھویں ترمیم اس کے خلاف واویلا کرنے والے کے مرشد نے پاس کی تھی۔

○ سرگودھا پہنچنے پر محترمہ بے نظیر بھٹو کا شاندار استقبال کیا گیا۔ طالب والا پل سے ایک جلوس کی صورت میں انکو لایا گیا۔ انہوں نے ہجوم سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ پیپلز پارٹی ۱۴۔ جولائی کو ۱۹۷۰ء کے نتائج حاصل کرے گی۔ انہوں نے کارکنوں سے عوامی رابطہ مہم تیز کرنے کی ہدایت کی۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ مسٹر منظور احمد وٹو نے محترمہ بے نظیر بھٹو سے دو گھنٹہ تک کی طویل ملاقات کی۔ بعد ازاں انہوں نے بتایا کہ میں پیپلز پارٹی سے انتخابی اتحاد کا حامی ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے بے نظیر بھٹو سے گذارش کی ہے کہ وہ صوبائی اسمبلیوں کے بارے میں اپنے فیصلے پر نظر ثانی کریں۔ مگر وہ آمادہ نہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے بے نظیر کو پنجاب میں منصفانہ انتخابات کی یقین دہانی کروائی ہے۔

○ منڈی بہاؤالدین کو ضلع بنادیا گیا۔

○ پاکستان نے اقوام متحدہ کو اطلاع دی ہے کہ بھارت کشمیری حریت پسندوں کے خلاف وحشیانہ تشدد کے لئے مزید دو ڈویژن فوج کشمیر میں بھیج رہا ہے۔

○ امریکہ کے صدر بل کلنٹن نے بوسنیا میں محفوظ علاقے قائم کرنے کی تجویز مسترد کردی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بوسنیا کے بارے میں امریکہ اور روس جلد مشترکہ موقف پر پہنچ جائیں گے۔

○ کمبوڈیا میں اقوام متحدہ کے تحت عام انتخابات اتوار کو ہو رہے ہیں۔ کھیمروج نے انتخابات کا بائیکاٹ کر دیا ہے۔ اور تشدد کرنے کی دھمکی دی ہے۔

○ انگولا کے حکمرانوں اور مخالف یونیٹا میں خانہ جنگی ختم کرنے کے لئے چھ ہفتے جاری رہنے والی بات چیت بالآخر ناکام ہوگئی۔

○ سپریم کورٹ کے مسٹر جسٹس شفیع الرحمن صاحب کے بڑے بیٹے ندیم شفیع الرحمن کرنٹ لگنے سے وفات پاگئے۔ یہ واقعہ لاہور میں ان کے اپنے ہی گھر میں ہوا۔

○ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ فیملی پلاننگ نزدیک آگئی ہے۔ احتساب سے بچنے کی میری گارنٹی نہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر کوئی مجھے سیاسی یتیم کہتا ہے تو مجھے کوئی ناراضگی نہیں ہر کوئی اپنے شعور کے مطابق بولتا ہے۔

○ وزیر اعلیٰ سرحد نے کہا ہے کہ مالیاتی ایوارڈ اور پانی کی تقسیم کے معاہدے تاریخی تھے لیکن نواز شریف نے ان پر کوئی عمل نہیں کیا۔ پانی کے معاہدے میں سرحد کو ایک پائی بھی نہیں ملی۔ مرکز کے شاہانہ اخراجات کی وجہ سے معاہدوں پر عمل درآمد کی گنجائش ہی نہیں تھی۔

درخواست دعا

مکرم میاں عبدالقیوم صاحب از کوئٹہ کی اہلیہ مبارکہ بیگم صاحبہ بنت خانصاحب ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب کوئٹہ دل کی تکلیف سے شدید بیمار ہیں اور AFC I کے CCU میں زیر علاج ہیں اور حالت تشویشناک ہے۔ احباب ان کے لئے دعا کریں

بے بی ٹانک

بچوں کی کمزوری، سوکھا پن، دستوں، دانت نکالنے کی تکالیف اور چڑچڑاپن وغیرہ کیلئے بچوں کا ٹانک۔ قیمت -/12 RS لٹریچر مفت

کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی رجسٹرڈ)

فون: ۶۰۶ - ۷۷۱ ربوہ

شیزان

پاکستان میں
تازہ پھلوں کی مصنوعات
بنانے والا
سب سے بڑا ادارہ

Shezan International Ltd., Lahore-Karachi.

adcom 111-89